20271 ـ كيا مسبوق (جس كى امام كے ساتھ كوئى ركعت رہ جائے) اشخاص ميں سے كوئى امام بن سكتا ہے ؟

سوال

ہمارى كمپنى ميں نماز كے ليے جگہ ہيں جہاں ہم روزانہ نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ ادا كرتے ہيں، ميں نے ديكھا ہے كہ جماعت سے پيچھے رہ جانے والے لوگ امام كے ساتھ ملتے ہيں اور امام كى سلام كے بعد اپنى نماز مكمل كرنے لگتے ہيں تو بعد ميں آنے والا كوئى بھائى اپنے بائيں (جو كہ خود بھى دير سے آيا تھا) جانب والے شخص كى اقتدا ميں نماز ادا كرنا شروع كر ديتا ہے اس طرح يہ اس كا امام بن جاتا ہے، كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ مسئلہ مسبوق شخص كا كسى دوسرے مسبوق شخص كى دوران نماز اقتدا كرنے كے نام سے موسوم ہے، اور اس مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، كچھ منع كرتے ہيں اور كچھ جواز كے قائل ہيں.

شيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے جواز كو راجح قرار ديا ہے ذيل ميں ہم ان كى كلام پيش كرتے ہيں:

" اگر دير سے آنے والے دو مسبوق شخص مسجد ميں داخل ہوں اور ايك شخص دوسرے سے كہے كہ جب امام سلام پھير دے تو ميں تيرا امام ہوں؛ تو دوسرا شخص كہے كوئى حرج نہيں، اور جب امام سلام پھيرے تو دونوں ميں سے ايك شخص دوسرے كا امام بن جائے، تو يہ شخص اقتدا سے امامت ميں منتقل ہو گيا، اور دوسرا شخص ايك شخص كى امامت سے دوسرے شخص كى امامت ميں داخل ہوا.

(بعض علماء كرام كا كہنا ہے): كہ يہ جائز ہے؛ اور اس ميں كوئى حرج نہيں كہ جماعت كے ساتھ دير سے آكر ملنے والے دو اشخاص اتفاق كر ليں كہ ان ميں سے ايك امام بن جائيگا.

ان كا كہنا ہے كہ: ايك شخص كى امامت سے دوسرے شخص كى امامت ميں منتقل ہونا سنت نبويہ سے ثابت ہے، جيسا كہ ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ كا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ واقعہ ہوا:

وہ اسطرح كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيمارى ميں ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ نے لوگوں كى امامت كروائى پھر دوران نماز ہى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تشريف لے آئے، چنانچہ جب ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ نے انہيں ديكھا تو پيچھے ہٹ گئے تا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم آگے آ جائيں، چنانچہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نماز

مکمل کروائی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (687) صحیح مسلم حدیث نمبر (418).

چنانچہ اس قصہ میں دو انتقال ہوئے:

پہلا:

ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا امامت سے اقتدا میں منتقل ہونا.

دوسرا:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی امامت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں منتقل ہونا.

(اور ایك قول یہ بھی ہے) کہ یہ جائز نہیں؛ کیونکہ یہ امام سے امام کی طرف منتقل ہونا، اور بغیر کسی عذر کے اقتدا سے امامت کی جانب منتقل ہونا ہے، اور ادنی سے اعلی کی طرف منتقل ہونا ممکن نہیں، چنانچہ انسان کا امام ہونا مقتدی ہونے سے اعلی ہے.

ان کا کہنا ہے: اور اس لیے بھی کہ سلف رحمہم اللہ کے دور میں یہ معروف نہ تھا، چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے کسی کی کچھ نماز رہ جاتی تو وہ اس پر متفق نہ ہوتے تھے کہ کوئی ایك آگے بڑھ کر امام بن جائے، اور اگر یہ خیر ہوتی تو اس میں صحابہ کرام سبقت لے جاتے.

لیکن اس کے جواز کے قائلین یہ نہیں کہتے کہ مسبوق افراد سے یہ مطلوب نہیں ہے کہ وہ کسی ایك کو امام بنانے پر متفق ہوں، بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ: اگر ایسا کر لیا جائے تو جائز ہے.

اسے جائز کہنے اور یہ مستحب اور مشروع ہے کہنے میں فرق ہے، چنانچہ ہم اس کی مشروعیت کے قائل نہیں، اور نہ ہی لوگوں کے لیے یہ مندوب قرار دیتے ہیں کہ جب ان کی کچھ نماز رہ جائے تو وہ نماز میں داخل ہونے سے قبل کسی ایك کو کہیں کہ میں تمہارا امام ہوں، لیکن اگر وہ ایسا کر لیں تو ہم ان کی نماز باطل نہیں کرتے.

یہی قول صحیح ہے، یعنی یہ جائز ہے، لیکن ایسا کرنا نہیں چاہیے؛ کیونکہ سلف رحمہ اللہ کے دور میں یہ معروف نہ تھا، اور جو سلف رحمہ اللہ تعالی کے ہاں معروف نہ ہو اس کا ترک کرنا افضل ہے؛ اس لیے کہ ہمیں علم ہے کہ خیر و بھلائی میں وہ ہم سے سبقت لے جانے والے تھے، اور اگر یہ خیر و بھلائی ہوتی تو وہ ہم سے سبقت لے جاتے.

ديكهيس: الشرح الممتع (2 / 316 ـ 317).

والله اعلم .